# مجرمانہ قانون کی اصلاح کے لئے کمیٹی کی مخالفت کریں!

ایک غیر واضح، غیر معمولی اور غیر شفاف کمیٹی کو بھارت کے تین بنیادی مجرمانہ قوانین کی اصلاح کا کام سونپا گیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ بڑی تعداد میں شہری اور سول سوسائٹی اس پریشان کن ترقی کو نوٹ کریں اور فوری طور پر رد عمل کا اظہار کریں۔

## اکثر پوچھے جانے والے سوالات

**1. مجرمانہ قانون کی اصلاحات کے لئے کمیٹی کیا ہے؟**

یہ 5 رکنی کمیٹی ہے جو مرکزی وزارت داخلہ امور (ایم ایچ اے) نے 4 مئی 2020 کو ہندوستان کے فوجداری قوانین میں اصلاحات کے لئے تشکیل دی تھی۔ یہ ان پروفیسرز پر مشتمل ہے۔ رنبیر سنگھ اور دہلی کے نیشنل لاء یونیورسٹی کے جی ایس باجپائی ، جبل پور میں دھرما شاسترا نیشنل لاء یونیورسٹی کے پروفیسر بلراج چوہان ، سینئر ایڈووکیٹ مہیش جیٹھ ملانی اور ریٹائرڈ سیشن جج جی پی تریجا۔

**2. ہندوستان کے فوجداری قوانین سے آپ کا کیا مطلب ہے؟**

ہندوستان میں فوجداری قوانین سے مراد تین بڑے قوانین یعنی ہندوستانی تعزیراتی ضابطہ ، مجرمانہ کارروائی کا ضابطہ اور ہندوستانی ثبوت ایکٹ ہیں۔ آسان الفاظ میں ، کمیٹی اس قانون میں اصلاح کرے گی جو جرم اور سزا کو واضح کرتا ہے،(ہندوستانی تعزیرات) ، خواہ فوجداری قوانین کے نفاذ کا طریقہ کار ہو ، تحقیقات ہو یا مقدمے کی سماعت (ضابطہ فوجداری ضابطہ) اور بے گناہی یا جرم ثابت کرنے کی بنیاد (ہندوستانی ثبوت ایکٹ) ہو۔

**3. یہ واقعی پرانے ہیں، انگریزوں کے بنائے ہوئے نوآبادیاتی قوانین، تو کیا یہ اچھا نہیں ہے کہ ہم آخر کار ان کی اصلاح کر رہے ہیں۔ ہم اصلاحات کی مخالفت کیوں کر رہے ہیں؟**

ہم فوجداری قوانین میں اصلاحات کی مخالفت نہیں کر رہے۔ سب اس بات پر متفق ہیں کہ ہمیں ان قوانین کا جائزہ لینے اور موجودہ وقت اور حالات کے مطابق ان کو اپ ڈیٹ کرنے کی ضرورت ہے۔ ہماری مخالفت صرف اس طرز تک ہی محدود ہے کہ جس میں پوری کوشش کا مقصد موجودہ حکومت کی طرف سے کیا جانا ہے۔

**4 - تو، کیا مسائل ہیں؟**

مختصر طور پر کمیٹی کے ساتھ معاملات کے بارے میں بتایا گیا ہے

1۔ اس عمل کے لئے محدود وقت فریم

2 ۔ کمیٹی کی غیر نمائندہ کمپوزیشن

3 ۔ کمیٹی کے کام کرنے کا مبہم اور غیر جامع انداز۔

4 ۔ کمیٹی کے بہت وسیع اور عام مینڈیٹ

5 ۔ قانون کمیشن کو مینڈیٹ کیوں نہیں دیا گیا؟

**5 ۔ ٹائم فریم میں کیا مسئلہ ہے؟**

کمیٹی کو ان 150 سال پرانے تمام قوانین کا جائزہ لینے اور اصلاحات تجویز کرنے کے لئے محض 6 ماہ کا وقت دیا گیا ہے اور وہ بھی اس وقت جب ملک ایک شدید وبائی مرض کے قہر میں مبتلا ہے۔ ان 6 ماہ میں، کمیٹی سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ لاکون اور تبدیلی کے شعبوں کی نشاندہی کے لئے نہ صرف تین قوانین کا جائزہ لے بلکہ اصلاحات کی سفارش بھی کرے ، جبکہ منصفانہ مشاورت اور شرکت کو یقینی بنائے ؛ جو ناممکن ہے

**6 ۔ کیا ایک مختصر وقت اچھا نہیں ہے ، خاص کر ہندوستان میں ، جہاں کمیٹیوں میں سالوں سال لگتے ہیں لیکن کوئی رپورٹ سامنے نہیں آتی؟ کیا اس سے کمیٹی کو موثر نہیں بنایا جاسکے گا؟**

ان قوانین پر صرف نظرثانی کرنے کے لئے بھی چھ ماہ کافی نہیں ہیں ، جبکہ اصلاحات کا مشورہ دینے کے یہ اس طرح ہے جیسے کسی طالب علم کو ایک دن کا نوٹس دینا اور یہ کہنا کہ انہیں اپنے تمام کالج اور اسکول کے سالوں کے پورے نصاب کے لئے امتحان میں حاضر ہونا ہے یا رات کے وقت ایک پل کی تعمیر کا حکم دینا ! اس حقیقت کو دوگنا کردیں کہ یہ سب کچھ ملک میں پھیلے شدید وبائی مرض کے دوران ہورہا ہے ، جہاں 40،000 سے زائد افراد جان کی بازی ہار چکے ہیں ، زیادہ تر لوگ شدید معاشی پریشانی میں مبتلا ہیں ، عدالتیں تعطل کا شکار ہیں ، جلسوں کی اجازت نہیں ہے ، وکلاء کو روزگار کے بحران کا سامنا ہے اور بار ایسوسی ایشن کام نہیں کرسکتی ۔ اس وقت ان قوانین میں اس طرح کے بڑی تبدیلیوں کی فوری ضرورت کو سمجھنے میں ہر فرد ناکام ہے۔

**7۔ ٹھیک ہے ، لیکن حکومت ہمیشہ ٹائم فریم میں توسیع کر سکتی ہے؟**

ہاں ، حکومت وقت میں توسیع کرسکتی ہے لیکن یہ یقینی نہیں ہے۔ نیز ، غیر حقیقی ٹائم لائن کیوں ہے ، جس کے ساتھ ہی آغاز کیا جائے۔ کمیٹی کا مینڈیٹ بہت وسیع ہے اور ہر ایک کے پر اس کا دور رس اثر پڑتا ہے ، اور یہ حکومت کی جانب سے سنجیدہ وابستگی کا مطالبہ کرتا ہے ، جو 6 ماہ کے شیڈول میں ظاہر نہیں ہوتا ہے۔

**8 ۔ کمیٹی کی موجودہ تشکیل میں کیا غلط ہے؟ کیا وہ تمام معزز پیشہ ور نہیں ہیں؟**

معاملہ اس حوالے سے زیادہ ہے کہ کون کمیٹی کا حصہ نہیں ہے ، بجائے اس کے کہ کون ہیں۔ اس کمیٹی میں خواتین ، دلتوں ، مذہبی اقلیتوں کی (PWD) ، معذور افراد (NT-DNT) آدیواسیوں ، ٹرانسجینڈر اور لخت افراد ، خانہ بدوش اور غیر مطلع قبائل نمائندگی نہیں ہے اور اس معاملے میں مجرمانہ قانون کی بہت کم نمائندگی ہے پریکٹیشنرز اور دہلی سے پرے افراد کے لئے۔ آپ معاشرے میں کہاں کھڑیں ہیں اس کی بنیاد پر فوجداری قانون کا مختلف تجربہ کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ، کسی عورت کو مرد کے مقابلے میں پولیس اسٹیشن جانا مشکل ہوسکتا ہے۔ اسی طرح ، قانون کے حوالے سے کسی بھی تسلط پسند شخص ، دلت یا کسی مذہبی اقلیتی فرد کو درپیش مسائل کو برادری کے کسی فرد کے ذریعہ بہتر طور پر بیان PWD، NT-DNT، ادیواسی ، کیا جاسکتا ہے۔ مزید برآں ، مجرمانہ انصاف میں بنیادی کھلاڑی- ٹرائل کورٹ کا وکیل جو مجرمانہ قانون کی عملی اور صحیح تفہیم فراہم کرنے کے لئے زیادہ موزوں ہوتا ہے ، جیسا کہ یہ سمجھا جاتا ہے ، اور اس کی خرابی کی نمائندگی نہیں کی جاتی ہے۔ ایک مؤثر جائزہ تبھی ہوسکتا ہے جب سپیکٹرم کے پوری آوازوں کو تجاویز دینے کے لئے پلیٹ فارم دیا جائے۔

9 ۔ لیکن کیا کمیٹی عوامی سوالنامے نہیں بھیج رہی ہے تاکہ ملک بھر کے لوگ اپنی رائے دے سکیں۔ کیا یہ کمیٹی کو انکلوسیو اور شرکت والا نہیں بناتا ہے ۔

نہیں ، ایسا نہیں ہے۔ کمیٹی کے ممبر بننے ، سفارش کا مسودہ تیار کرنے کا اختیار رکھنے اور محض کمیٹی میں صرف پیش کرنے والے افراد کے درمیان بہت فرق ہے۔ نیز ، سوالنامے لازمی طور پر شریک نہیں ہوتے ہیں۔ اب تک ، جاری کردہ سوالنامے صرف انگریزی میں ہے اور صرف انٹرنیٹ کنیکٹیویٹی والے لوگوں کے لئے قابل رسائی ہے۔ اس طرح ، بذات خود یہ لوگوں کی ایک بڑی فیصد کو خارج کر دیتا ہے۔ ترجمے کی فراہمی میں خامیاں ہوتی ہیں ، تاہم پہلے سوالنامے کے جواب دینے کا وقت پہلے ہی گزر چکا ہے جس کا کوئی ترجمہ نہیں ہے اور متعدد اہم اسٹیک ہولڈر اس سے واقف بھی نہیں ہیں۔ مزید تین سوالنامے صرف انگریزی میں جاری کیے گئے ہیں۔ دوسرے سوالنامہ کی آخری تاریخ بھی اگست کے آغاز میں ختم ہوگئی۔ مزید یہ کہ ، تحریری سوالنامہ شرکت کو یقینی بنانے کی ایک بہت ہی محدود شکل ہے

جائزہ لینے اور اصلاحات کے معنی خیز ہونے کے لئے نہ صرف قوانین کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے بلکہ ملک بھر کے شہریوں کو درپیش چیلنجوں اور مسائل کا بھی جائزہ لینا ضروری ہے۔ ہندوستان میں ہر چیز کی طرح ، جرائم کے قانون کے تجربے میں بھی تنوع پایا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ وبائی امراض کے دوران اس مسئلے پر مفصل اور گہرائی سے معلومات جمع کرنا ناممکن ہے۔ وبائی امراض کے دوران ملک بھر میں شریک مشاورت ممکن نہیں ہے۔ ابھی تک یہ مشاورت دہلی اور ممبئی جیسے میٹرو سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں تک ہی محدود ہے ، جو اسٹیک ہولڈرز کا ایک چھوٹا حصہ ہے۔ اس کمیٹی کو وبائی مرض میں بنانا کیوں ضروری ہے؟

**10 ۔ کمیٹی کے مینڈیٹ کے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟**

ہمیں کمیٹی کا صحیح مینڈیٹ معلوم نہیں ہے۔ نہ ہی کمیٹی کے حوالہ کی شرائط اور نہ ہی تجویز / تصور نوٹ کو عوامی کیا گیا ہے ، بلکہ سوالنامے جاری کیے جارہے ہیں۔ شرکت صرف ایک مبہم خیال پر ہو رہی ہے جس کے لئے کمیٹی ہے۔

**11 ۔ اس کے بجائے آپ کیا تجویز کرتے ہیں؟**

عمل کو مزید جامع بنانے کے لئے محض ٹائم فریم کو ہٹا دیں ، آئین میں تبدیلی کریں ، اور جب تک وبائی مرض ختم ہوجائے یا کم از کم ، کم ہوجائے تب تک کام موخر کریں۔ فوجداری قانون میں اصلاحات کے عالمی اصولوں میں عوامی مشاورت سے پہلے تھنک پیپرز کی اشاعت شامل کریں ، مختلف اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ ورکشاپس رکھنا بھی بہتر ہوگا ، کمیٹی قائم کرنے سے پہلے ان سربراہوں پر کام شروع کیا جانا چاہئے۔ اس کے علاوہ حکومت کو ہمیں یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ لا کمیشن کیوں ، قوانین کا جائزہ لینے اور اصلاحات کی تجویز کرنے کے لئے تیار کردہ ایک ادارہ ، کو یہ کام سونپا نہیں گیا تھا

this 12. یہ سب ٹھیک ہے ، لیکن میرا قانونی فیلڈ سے کوئی تعلق نہیں ہے ، لہذا اس کی وجہ سے آپ کو پریشان کیوں کیا جائے؟

اس کا آسان جواب یہ ہے کہ آپ ہندوستان کے شہری ہیں۔ چاہے وہ کسی جرم کا شکار ہو یا ملزم ہو یا ایک معاشرے کے ممبر کی حیثیت سے جو ایک پرامن معاشرے میں رہنا چاہتا ہو ، ہم سب فوجداری قانون سے متاثر ہیں۔ لہذا ، جب بڑے پیمانے پر جائزہ لینے اور اصلاحات کی جاتی ہیں ، ہمیں حق حاصل ہے کہ وہ اس عمل کو جان سکیں اور اس میں حصہ لینے کے قابل ہوں۔ کیوں کہ ہم وہی لوگ ہیں جو ان اصلاح شدہ قوانین کے تحت حکومت کریں گے

عوامی مفاد میں جاری کردہ منجانب: شہریوں کے خلاف فوجداری قانون میں اصلاحات کمیٹی